سچّی توبہ

گناہوں کی سزا سے بچنے کے لئے صرف زبانی توبہ مطلوب نہیں بلکہ سچی توبہ عملِ صالح ہے دعائیں محرکاتِ عمل ہیں۔ خود عمل نہیں تاہم عملِ صالح کی بنیاد نماز و دعا ہے اس لئے نماز و دعا کے بعد دنیا کے گردابِ بلا میں غوطہ لگا کر ڈوبنے والوں کا سہارا بننا چاہیئے۔ کنارے پر کھڑے رہنا رہبانیت ہے۔ اللہ کا نام لے کر کود جانا اور لوگوں کو ساحلِ سلامتی تک پہنچانا اسلام ہے۔ انسانیت گردابِ کفر میں ہو اور مسلمان کھڑا دیکھا کرے یہ مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔ ساحل ساحل چل کر منجدھار میں جان گنوانے والوں کی کیا مدد ہو سکتی ہے ساحل چھوڑ موجوں کے آغوش میں جاؤ۔ دوسروں کو بچاؤ۔ یہی گناہ کا کفارہ ہے قولی عبادت کفارۂ گناہ کی مشتبہ صورت ہے۔ جہاد تو اسلامی زندگی کا سب سے بڑا شرف ہے اور نجات کی یقینی سند ہے لیکن مبلغ کا پاک جذبہ اور اس کی نیکی اللہ کی خوشنودی کا اہم ذریعہ ہے، جو جہاد نہیں کر سکتے ان کے لئے محض تبلیغی جدوجہد کفایت نہیں کر سکتی۔ جہاد اور تبلیغ دین گناہوں سے چھٹکارا اور کفارہ ہو جاتے ہیں۔ اچانک روزانہ دعاؤں اور سنہری خوابوں کی دلنشین تعبیر سامنے آجاتی ہے اور انعام یافتہ لوگوں کی طرح دل حسن کا کشمیر بن جاتا ہے۔ جنت بھی اس کا غیر آباد گوشہ معلوم ہوتا ہے۔

مفکرِ احرار
چودھری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ
احرار تبلیغ کانفرنس دہلی
اپریل ۱۹۴۱ء

نقیب ختم نبوۃ

جولائی ۱۹۸۸ء

سلسلۂ اشاعت (۶)

رفقائے فکر

سید عطاء المحسن بخاری
سید عطاء المؤمن بخاری
سید عطاء المہیمن بخاری
سید محمد کفیل بخاری
سید عبدالکبیر بخاری
سید محمد معاویہ بخاری
سید محمد ذوالکفل بخاری
سید محمد ارشد بخاری
...تد خالد مسعود گیلانی
...دا للطیف خالد ○ اختر جنجوا...
...فاروق عمر ○ محمود شاهد
...الحسنین ○ بدر منیر احرار...

...طہ : مدرسہ معمورہ
...ربنی ھاشم، مہربان کالونی ملتان

۲ روپے ○ سالانہ /۲۵ روپے

دل کی بات

شریعت آرڈی ننس

پاکستان کی بنجر زمین میں حکمرانوں نے روز اول سے ہی ناانصافیوں کی کاشت شروع کر دی تھی۔ آئین کا مسئلہ، زبان کا مسئلہ، مزدوروں کا مسئلہ، ملازمین کا مسئلہ، قانون سازی کا مسئلہ، بیوروکریٹس کا مسئلہ، بالادستی کا مسئلہ کہ بالادستی قانون کی ہو یا بیوروکریٹس کی؟

اسلام کے نفاذ کا مسئلہ اور پھر سب سے بڑھکر یہ کہ اسلام ماڈرن سولائیزڈ بیوروکریٹس کے ذریعہ نافذ کیا جائے یا علماءِ اسلام کی خدمات حاصل کی جائیں؟ اس پر مستزاد معاشی اقتصادی خوف ناک مسائل کا عفریت! ہم نہیں سمجھتے کہ ان مسائل کو ۴۰ برس میں حل کیا گیا بلکہ یہ مسائل مختلف بڑی شخصیتوں کو رام کر کے سرد خانے میں ڈال دیتے اور ان شخصیتوں نے درجہ دوم کی شخصیتوں کو اپنے سانچے میں ڈھال کر حالات کو "مستقبل" کے حوالے کر دیا، اسلام کے نفاذ کے لیے جب بھی قومی سطح پر یا سرکاری سطح پر آواز اُٹھی تو بیوروکریٹس، سرمایہ دار اور جاگیردار نے مذہبی طبقاتی کشمکش کو ہوا دی ملک میں طوفانِ بدتمیزی برپا کرایا۔ اور یہ مسئلہ کھٹائی میں پڑ گیا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے یکسر ہوا کا رُخ تبدیل کیا اور سیکولر طاقتیں بھٹو کے کھونٹے پر ننگا ناچ ناچنے لگیں جس کا ناچ بائیں بازو کی پاور کو بہت پسند آیا۔ مگر دائیں بازو کی پاور زا اپنی ۷۰ سالہ کاوشوں کو یوں موت کے گھاٹ اترتے دیکھ کر بلبلا اٹھیں اور جنرل محمد ضیاء الحق کے روپ میں دائیں بازو کا "پُرامن انقلاب" برپا ہوا۔ جنرل صاحب نے ۱۹۷۷ء سے آج تک اپنے خطبوں وعظوں اور تقریروں میں اسلام کا نفاذ اتنی مرتبہ کیا کہ لوگ بھول گئے کہ پاکستان میں اسلام نہیں ہے درمیان میں تین سال کی طفولیت کی عمر کا ایک نامزد "جمہوری فرقہ" برسرِ اقتدار رہا اس نے پانچ نکاتی پروگرام دیا اور جونیجو حکومت کا نام پایا مگر افسوس کہ وہ بھی صدرِ گرامی قدر کی پالیسیوں کے مطابق اپنے مرغِ بے ہنگام کو نہ ڈھال سکے اور انہیں اور ان کے رفقاءِ اقتدار کو بیک بینی و دوگوش نکال باہر کیا گیا۔